جلد ۵ || ۲۱ احسان ۱۳۳۵ ہش ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۷۵ھ - ۲۱ جون ۱۹۵۶ء || نمبر ۲۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

مری ۱۴ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی صحت کے متعلق مری سے حسب ذیل پیغام بذریعہ تار ارسال فرمایا ہے۔

مری ۱۴ جون۔ آج سے طبیعت بحال کی طرف آ رہی ہے۔ (خلیفۃ المسیح)

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے خاص توجہ اور الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ۔ ربوہ ۱۶ جون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت میں ابھی کمزوری کافی ہے۔ کسی قدر انتڑیوں میں سوزش بھی باقی ہے۔ اور اعصاب ابھی تک پوری صحت کی حالت میں نہیں مگر بحیثیت مجموعی افاقہ ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔ (الفضل)

ریجنل فارمولا اور پنجاب واسیوں کی ذمہ داریاں

حکومت کی طرف سے ریجنل فارمولا کا اعلان ہونے پر ریاست پنجاب کی حالت عجیب ہوگئی ہے پنجاب اسمبلی کے جن اجلاسوں میں یہ فارمولا پیش کیا گیا اس کی کارروائی سننے کا مجھ ایڈیٹر کو بھی موقعہ ملا ہے۔ گو اس کے بعض حصوں پر بعض افراد نے نکتہ چینی کی۔ لیکن بالآخر سوائے مولوی عبدالغنی صاحب کے تمام پارٹیوں کی متفقہ رائے سے اور خوشگوار فضا میں اس کی منظوری دی۔ لیکن بعد میں ریاست کی بعض پارٹیوں نے مخالفت کی اور کانگرس۔ حکومت اور اکالیوں نے اس کی تائید کی۔ راشٹریہ سیوک سنگھ۔ جن سنگھ۔ ہندو مہاسبھا اور آریہ سماج نے مخالفت میں اتحاد کیا۔ یہاں تک تو کوئی حرج کی بات نہ تھی۔ ضمیر کی آزادی تو آئین کی رو سے ہر ایک کو حاصل ہے۔ ہر ایک شخص کسی امر کے حق میں یا مخالفت میں آواز بلند کر سکتا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس اس امر کا ہے۔ کہ پنجاب میں ایسی صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ جو کسی طرح بھی خوش کن۔ ملک کے لئے مفید ہندو سکھ تعلقات کے لحاظ سے فائدہ بخش نہیں کہلا سکتی۔ دونوں طرف سے ایک دوسرے کے خلاف الزام لگائے جاتے ہیں۔ درست ہوں یا نہ درست ان کا خلاصہ درج ذیل ہے جس سے موجودہ حالات کا تاریک پہلو ہمارے سامنے آتا ہے:۔

ایک طرف کے الزامات:۔

(۱) فارمولا کے حق میں جلسے نہ ہونے دینا۔
(۲) سینکڑوں یا ہزاروں کی تعداد میں مظاہرین کا جمع ہو کر ایسے جلسے کرنے والوں کے راستوں کو روکنا۔
(۳) ان کے جلسوں کو مختلف طریقوں سے ناکام بنانے کی کوشش کرنا۔ پتھراؤ کرنا وغیرہ۔
(۴) مظاہرین کا جمع ہو کر یا جلوس بنا کر سیاپے کرنا۔
(۵) عورتوں کا جمع ہو کر فارمولا کے خلاف سیاپا کرنا۔
(۶) مخالفین کا اپنے خون سے پرتگیا پتر (اقرار نامے) پر کرنا۔
(۷) عورتوں کا اپنے خون سے پرتگیا پتر پر کرنا
(۸) کم عمر بچوں کا ایسے اقرار نامے پر کرنا۔
(۹) ہڑتالیں کرنا۔
(۱۰) پنڈت نہرو وزیر اعظم کی بین الاقوامی شہرت کے احترام کو مدنظر نہ رکھتے ہوئے نامناسب الفاظ سے ان کا ذکر کرنا۔ اور ان کو چیلنج دینا۔
(۱۱) پنڈت پنت جیسے محب الوطن کی باتوں پر رکیک حملے کرنا اور چیلنج پر چیلنج دینا۔
(۱۲) اقلیت کو رعب و تشنیع سے بددل کرنے کی کوشش کرنا۔
(۱۳) ستیاگرہ کے لئے تیاری کرنا۔
(۱۴) کشیدگی کے سے حالات پیدا کرنا۔

دوسری طرف کے الزامات:۔

(۱) جالندھر۔ بٹالہ اور ہوشیارپور اور متعدد دیگر مقامات پر لاٹھی چارج صرف ہوشیارپور میں ہی پندرہ بار لاٹھی چارج۔
(۲) ہوشیارپور میں جلیانوالہ باغ کی تاریخ دہرانا اور جنرل ڈائر کی روح کو بھی شرما دینا۔
(۳) ہوشیارپور کے پرامن جلوس پر پولیس کا وحشیانہ لاٹھی چارج کرنا۔ عورتوں کے کپڑے پھاڑنا۔ دوپٹے اتارنا۔ چوٹیوں سے پکڑ پکڑ کر گھسیٹنا۔ تین سو اشخاص کو پولیس کا حراست میں لے لینا۔
(۴) یہ سب کچھ سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت کرنا۔ چنانچہ ہر جلسہ میں غنڈوں کو دیہات سے لا کر شہریوں کو مرعوب کرنا اور ان کو شراب پلا کر ہلڑ کرانا۔
(۵) ایک بار ایک ڈپٹی منسٹر کا ان غنڈوں کے ذریعہ ظلم و ستم ڈھانا۔
(۶) مطالبہ کہ موجودہ وزارت کی جگہ گورنر راج قائم کیا جائے۔ وزرا ذاتی فوائد کی خاطر گڑبڑ کر رہے ہیں۔ اور اکالیوں کو کھلی چھٹی دی جا رہی ہے۔
(۷) اقلیت کو اکثریت پر حاکم بنا دینا۔
(۸) گورمکھی اکثریت کے بچوں پر اور ملازمین پر زبردستی ٹھونسنا۔

ہم محبان وطن اور بہی خواہوں کی خدمت میں نہایت دردبھرے دل سے اپیل کرتے ہیں کہ اس صورت حالات کا جائزہ لیں کہ اگر یہ باتیں جو ایک دوسرے کی طرف منسوب کی جا رہی ہیں درست ہیں تب بھی تکلیف دہ ہیں اور اگر نادرست ہیں تو بھی۔ کیونکہ ایک ہی وطن کے سپوت اپنے بھائی بندوں پر یہ الزامات قائم کر رہے ہیں۔

شہیدان وطن حریت وطن کی خاطر پروانہ وار دار و رسن پر چڑھے۔ بیشمار خواتین نے اپنے سہاگ تک کی پرواہ نہ کی۔ عورتوں نے مادر وطن کی خاطر بیوگی کے ایام سسک سسک کر گزارے۔ ان کے بچوں نے یتیمی کی حالت میں ہر قسم کی ذلت برداشت کی۔ لوگوں نے قید و بند کی تکالیف جھیلیں۔ مردانہ وار ہر مصیبت کو لبیک کہا۔ کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ کیا یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا تھا کہ ایسی آزادی حاصل ہو جس میں بھائی بھائی کا دشمن ہو۔ ایک بھائی دوسرے کی آزادی گفتار و تقریر کو نہ صرف پسند نہ کرے بلکہ چھین لینے کی ہر ممکن کوشش کرے؟ غنڈہ گردی کی جائے۔ یا کوئی غنڈوں کو استعمال نہ کرے لیکن غنڈوں کو ایسے حالات میں کھل کھیلنے کا موقعہ ملے۔ بھائی بھائی پر پھبتیاں اڑائے۔ اس کے سیاپے کرے۔ ہڑتالیں کرے۔ ستیہ گرہ کرے۔ ملک کا نام دنیا میں بدنام کرے۔ اور اس کی عزت و شہرت کو خاک میں ملا دے؟

کیا ان سب باتوں سے دنیا میں بھارت ملک کی نیک نامی ہوگی؟ ایک طرف بین الاقوامی شہرت میں بھارت ترقی کر رہا ہے اور اسے ایک کلیدی پوزیشن حاصل ہو رہی ہے کیا دوسری طرف اسے لوگوں کی نظروں میں گرایا نہیں جا رہا؟ بھارت جو دنیا میں امن کے قیام کے لئے سال ہا سال سے کوشاں ہے کیا اس کی مساعی کا مضحکہ نہیں اڑایا جائے گا؟ ہمارے ہی ذمہ دار افراد کے منہ سے یہ نکلنا کہ [illegible] کے سے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ کیا ہماری نیک نامی کو چار چاند لگانے کے مترادف ہیں؟

یقیناً یہ ممکن ہے کہ لیڈر اپنے ساتھیوں میں سنجیدگی پیدا کریں۔ ہر نقصان دہ امر سے ان کی زبان اور ان کے ہاتھ کو تھام لیں۔ ہڑتالوں اور ستیہ گرہ کی [illegible] دباؤں سے انہیں منع کریں۔ اور مرکزی حکومت سے آئینی رنگ میں نامہ و پیام کریں۔ مرکزی حکومت ہر بات سننے کے لئے ہر لمحہ تیار ہے۔ آخر ان پر اتنی بے اعتباری کیوں کی جاتی ہے؟ کیا یہ وہ نیتا نہیں جو جنگ آزادی لڑنے میں صف اول کے رہنماؤں میں سے تھے؟ کیا انہوں نے کبھی بھی مفاد ملک سے غداری کی؟ ہرگز نہیں۔ کیا انہی کے ذریعہ ملک و قوم نے بین الاقوامی شہرت و عروج حاصل نہیں کیا؟ کیا ان کے باعث ملک کو اقتصادی۔ علمی۔ سماجی۔ آئینی غرضیکہ ہر رنگ میں ترقی پر ترقی نہیں مل رہی؟ آخر ان پر اتنی بدظنی کیوں کی جا رہی ہے؟

اے پنجاب واسیو! خدارا ان امور پر غور کرو اور ملک کو ہر قسم کے نقصان سے بچاؤ۔ امن کے قیام سے ہر ایک کا فائدہ ہے ہندو سکھ نااتفاقی سے مستقبل سخت مخدوش ہوگا۔ خدا ہر ایک کو سمجھ دے تا وہ ملک و قوم کا مفاد دیکھ سکیں۔ آمین۔

شاید گرمی کے بعد باران رحمت

قادیان ۲۰ جون۔ چند روز سے علاقہ میں شدت کی گرمی پڑ رہی تھی مگر کل سہ پہر کے وقت مطلع ابرآلود ہو کر مغرب کے قریب خاصہ ترشح ہو گیا اور رات بھر خنک ہوا چلتی رہی جس سے موسم خوشگوار ہو گیا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

شذرات

ناکارہ جانور

حکومت اس امر پر غور کر رہی ہے کہ ناکارہ جانوروں کے لئے چارہ کہاں سے مہیا کیا جائے جن کی تعداد چالیس لاکھ سالانہ کے حساب سے بڑھ رہی ہے۔ جس کا باعث سات ریاستوں میں ذبیحہ پر پابندی اور پانچ ریاستوں میں پہلے ہی ذبیحہ کی ممانعت ہے۔ گئو سدن زیادہ تعداد میں کھولنے میں بھی کامیابی نہیں ہو سکی اتنے ناکارہ جانور دنیا کے کسی ملک میں بھی نہیں پائے جاتے۔ ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ایک گئو سدن میں دو صد گائیں تھیں۔ اور ان کو صرف پانچ من گھاس روزانہ دیا جاتا رہا۔ یہ ظلم کی انتہا ہے۔ جو ہلاک کرنے سے بھی زیادہ ہے۔ اور یقیناً اس پر متعلقہ افراد سے بازپرس ہونی چاہیئے۔

ہم نے بھی بعض شہروں میں دیکھا ہے کہ گائیوں کو جو ناکارہ ہوتی ہیں۔ لوگ خرچ سے بچنے کے لئے آوارہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اور وہ کبھی کسی دکان پر منہ مارتی ہے اور کبھی کسی پر۔ آوارہ چھوڑ دینے پر بھی پابندی عائد ہونی چاہیئے۔

بھوپال میں ٹرانسمٹر

اخبارات میں اس خبر کی خوب اشاعت کی گئی۔ کہ بھوپال کے ایک مسلمان سے ٹرانسمٹر برآمد ہوا ہے۔ جس سے وہ پاکستان کو خبریں بھیجتا تھا۔ اور پارلیمنٹ میں بھی حکومت نے اس خبر کی تصدیق کی۔ لیکن عدالت میں پولیس اس الزام کو ثابت نہیں کر سکی۔ اور عدالت نے اس مقدمہ کو خارج کر دیا۔ یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ اخبارات اور حکام کا ایک حصہ متعصبانہ کارروائیاں کر کے ایک اقلیتی فرقہ کو بدنام کرتا ہے۔ بالآخر یہ ملک کا نقصان ہے۔ ایسی خبروں کے نتیجہ میں بد اعتمادی پھیلتی ہے۔ جو کسی طرح ملک کے لئے مفید نہیں ہو سکتی۔ کاش لوگ اس حقیقت کو سمجھنے پائیں۔

پوپ کی نظر میں عیسائیت کو خطرہ

پاپائے روم نے اعلان میں کہا ہے کہ افریقہ میں عیسائیت کو اسلام اور کمیونزم سے خطرہ ہے۔

اسلام سے کیوں خطرہ ہے کہ مشرقی اور مغربی افریقہ میں احمدی مبلغین سرگرم عمل ہیں۔ سواحیلی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ شائع کر چکے ہیں۔ مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ تین اخبارات شائع کر رہی ہے۔ اڑھائی صد مساجد اور کئی مدارس قائم کر چکے ہیں۔ کئی درجن مبلغ مصروف کار ہیں۔ کئی ممبر اسمبلی اور ایک وزیر اور کئی والیان ریاست (چیف) احمدی ہیں۔ پوپ کا اخبار چند سال قبل اعلان کر چکا ہے کہ مغربی افریقہ میں سالانہ جتنی تعداد میں لوگ عیسائیت قبول کرتے ہیں۔ اس سے دگنی تعداد اسلام قبول کرتی ہے۔ الحمد للہ اللّٰھم زد فزد۔

عید الاضحیہ کے موقعہ پر

قادیان میں قربانی کرنے والے احباب توجہ فرمائیں

خدا کے فضل سے عید الاضحیہ قریب آ رہی ہے گذشتہ سالوں کی طرح کئی دوستوں کی خواہش ہوگی کہ وہ قادیان میں قربانی کرائیں ایسے دوستوں کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ قادیان میں قربانی کا جانور اوسطاً ۲۵ روپے میں آتا ہے۔ اس لئے اس حساب سے ہندوستانی احباب براہ راست مرکز قادیان میں اور پاکستانی دوست دفتر حفاظت مرکز ربوہ میں ایسی رقوم جلد پہنچا دیں۔ تاکہ بر وقت ان دوستوں کے لئے قربانی کا انتظام کیا جا سکے۔

(امیر مقامی قادیان)

مدرسہ احمدیہ قادیان

یادگارِ احمدؑ: مدرسہ احمدیہ کے قیام کی اہمیت اسی امر سے واضح ہے کہ اس کی بنیاد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی تاکہ اس کے ذریعہ ایسے علماء دین پیدا کئے جائیں۔ جو تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کا فریضہ باحسن طریق ادا کر سکیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے یہ مدرسہ اپنے قیام کی غرض کو پورا کر رہا ہے اور اس کے فارغ التحصیل علماء آج دنیا کے مختلف ممالک میں اعلائے کلمۃ اللہ اور تبلیغ اسلام کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔

موجودہ زمانہ کے حالات وانقلابات کا جائزہ لے کر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ کو مدرسہ احمدیہ کی طرف خاص طور پر متوجہ فرمایا ہے۔ اور تبلیغ اسلام اور اشاعت احمدیت کی ضرورت کے پیش نظر جماعت میں بار بار تحریک فرمائی ہے کہ احباب اپنے بچوں کو اس مدرسہ میں داخل کریں۔ تاکہ وہ تکمیل تعلیم کے بعد اسلام اور احمدیت کو اپنی خدمات پیش کر سکیں۔ چنانچہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختلف مواقع پر اس بارہ میں فرمایا۔

نقطۂ مرکزی: "مدرسہ احمدیہ ہماری عملی جد و جہد کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اور اسی کی کامیابی پر اس امر کا فیصلہ ٹھہرا ہے کہ آئندہ سلسلہ کی تبلیغ جاری رکھی جا سکے گی یا نہیں۔" (پراسپیکٹس مدرسہ احمدیہ شائع شدہ ۱۹۲۰ء)

ہر خاندان کی ذمہ داری: پھر حضور فرماتے ہیں:- "مدرسہ احمدیہ میں لوگ اپنے بچوں کو داخل کرانے کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ ہر خاندان یہی سمجھتا ہے کہ دوسرے خاندانوں سے لڑکے آ جائیں گے اسے بھیجنے کی ضرورت نہیں۔ اور چونکہ ہر گھر یہی سمجھتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سارے ہی گھر خالی رہ جاتے ہیں حالانکہ ایمان کی کم سے کم علامت یہ ہونی چاہیئے کہ ہر خاندان ایک لڑکا دے۔ اور جو یہ بھی نہیں کرتا وہ گو شرم و حیا کی وجہ سے مونہہ سے تو نہیں کہتا مگر عملی طور پر وہ یہی کہتا ہے کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھٰھنا قاعدون" (خطبہ جمعہ بیان فرمودہ ۵ رجنوری ۱۹۴۶ء)

وقف اولاد: نیز فرماتے ہیں: "اگر تم دین کی خاطر اپنی اولادیں دینے کے لئے تیار نہیں ہو گے تو خدا تعالےٰ تمہاری اولادیں شیطان کو دے دیگا۔ یاد رکھو دنیا میں کسی کی اولاد اس کے پاس نہیں رہتی۔ اگر تمہاری اولاد خدا کی ہو کر نہیں رہے گی۔ تو وہ شیطان کی ہو جائے گی۔ اگر تمہاری اولاد محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے راستہ میں اپنی جانیں نہیں دے گی۔ تو وہ ابلیس کے راستہ میں مرے گی۔ العیاذ باللہ۔" (خطبہ بیان فرمودہ ۲۳ رجنوری ۱۹۴۰ء)

الانذار: پھر حضور فرماتے ہیں:- "یاد رکھو اگر تم خدا تعالےٰ کے سامنے منہ دکھانے کے قابل ہونا چاہتے ہو۔ اگر تم نہیں چاہتے کہ قیامت کے دن تمہارے چہروں پر کالک مل دی جائے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں ذلت اور نامرادی کا مونہہ دیکھنا پڑے۔ اور اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہیں قیامت کے دن تمام اگلی اور پچھلی نسلوں میں شرمندہ اور ذلیل ہونا پڑے۔ تو تمہیں اپنی ذمہ داریوں کو جلد سے جلد سمجھنا چاہیئے اور دین کی حفاظت کے لئے اپنی نسلوں کو پیش کرنا چاہیئے ..... پس اب وقت ہے کہ تم ہوشیار ہو جاؤ اور اب وقت ہے کہ تم دنیاداری کی روح کو بالکل کچل دو۔ ورنہ تمہارا وہ دعوےٰ جو بیعت کے وقت تم اپنے امام کے ہاتھ پر کرتے ہو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے وہ ایک جھوٹ ہے وہ ایک لاف ہے۔ وہ ایک بے دینی کا کلمہ ہے۔ اور وہ تمہاری بے ایمانی پر دلالت کرتا ہے۔" (الفضل ۳۰ راپریل ۱۹۴۶ء)

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے مندرجہ بالا ارشادات کس قدر واضح ہیں اور حضور کی خواہش کس قدر عیاں ہے اور کس قدر انذار ہے ان والدین کے لئے جو اپنے بچوں کو مدرسہ میں داخل نہیں فرماتے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اپنے امام کی آواز پر لبیک کہیں اور ان کی خواہش کو پورا کر کے خدا کی رضا کو حاصل کریں۔ آمین

مدرسہ احمدیہ کے ضروری کوائف درج ذیل ہیں:-

داخلہ۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق مدرسہ میں مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔

فیس اس مدرسہ میں تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ اور کوئی فیس نہیں لی جاتی۔

وظائف محنتی اور مستحق طلباء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے وظائف دیئے جاتے ہیں۔

حافظ کلاس مدرسہ احمدیہ میں بچوں کو قرآن مجید حفظ کرانے کے لئے ایک الگ کلاس کھولنے کی بھی تجویز زیر غور ہے احباب جماعت اس نیک اور بابرکت کام کے لئے اپنی اولادوں کو وقف فرما دیں۔

بورڈنگ سکول کے ساتھ ہی اس کا اپنا بورڈنگ ہے جس میں طلباء کے قیام و طعام کا نہایت ہی تسلی بخش انتظام ہے۔ طعام کا اوسط خرچ موجودہ وقت میں قریباً ۱۶ روپے ماہوار ہوتا ہے اس کے علاوہ ایک روپیہ بورڈنگ کی فیس ہے اور متفرق اخراجات ملا کر ۲۵ روپیہ ماہوار خرچ ہوتا ہے بورڈر کے ماہوار اخراجات کے حسابات اس کے والدین کو بھجوائے جاتے ہیں طبی امداد کا بھی خاطر خواہ انتظام ہے۔ ہمیں امید کرنا چاہیئے کہ احباب جماعت محض اعلائے کلمۃ اللہ کی نیت سے اپنی اولادوں کو اپنے خرچ پر مدرسہ احمدیہ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول کیلئے بھجوا کر عند اللہ ماجور ہونگے اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرینگے اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت سلسلہ کی توفیق بخشے۔ آمین

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

حکومتِ افغانستان کی طرف سے قاتلانِ شہید کی گرفتاری کا حکم

اسی اخبار میں دوسری جگہ خطبہ جمعہ میں داؤد جان صاحبؓ کی شہادت کا ذکر ہوا ہے۔ اسی سلسلہ میں یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حکومت کابل نے حکم دیا ہے۔ کہ ان لوگوں کو فوراً گرفتار کر لیا جائے جنہوں نے قید خانہ پر حملہ کیا تھا۔ اور داؤد جان صاحب کو شہید کیا تھا۔ گو حکومت کی طرف سے کارروائی ہونے سے شہید مرحوم زندہ نہیں ہو سکتے لیکن توقع ہے کہ آئندہ اس قسم کے واقعات کا انسداد ہو سکے گا۔

* نماز اور با جماعت نماز اللہ تعالےٰ کے خاص فضلوں میں سے ایک فضل ہے۔
* نماز کے معنے خدا تعالےٰ کی ملاقات ہیں۔ (المصلح الموعود الفضل ۲۳ / ۱)

خطبہ جمعہ

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ افغانستان کے احمدیوں کیلئے امن کی صورت پیدا فرمائے

از حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰ر مارچ ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

میں نے اپنے

ایک گزشتہ خطبہ میں

(جو ۱۷ر مارچ کے الفضل میں شائع ہوچکا ہے)[1] جنازوں کا اعلان کرتے ہوئے ایک واقعہ کا ذکر کیا تھا۔ جن صاحب سے اس واقعہ کا تعلق تھا چونکہ انہوں نے اس کی تردید بھیجی ہے۔ اس لئے میں بھی آج اس کی تردید کر دیتا ہوں۔ میں نے اپنے خطبہ میں صوفی عبدالرحیم صاحب بھیرہ والوں کے متعلق ذکر کیا تھا کہ وہ مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت کے موقعہ پر کابل میں موجود تھے۔ اور اسی شہادت سے متاثر ہوکر انہوں نے احمدیت قبول کی تھی۔ اب ان کے ایک رشتہ دار شیخ فضل کریم صاحب پراچہ نے لکھا ہے کہ صوفی عبدالرحیم صاحب جو میرے ماموں زاد بھائی تھے۔ انہوں نے خود اپنی زندگی میں مجھے یہ واقعہ سنایا تھا۔ اور میں نے یہ واقعہ لکھ کر اسی وقت الفضل میں بھی شائع کرا دیا تھا

صحیح واقعہ یہ ہے

کہ وہ ان دنوں افغانستان میں رہتے تھے۔ اور غیر احمدی تھے۔ جس دن مولوی نعمت اللہ خان صاحب کو شہید کیا گیا اس دن وہ کہیں باہر گئے ہوئے تھے۔ اور اس موقعہ پر موجود نہیں تھے۔ اس کے چند ہفتے بعد اور احمدیوں کو سنگسار کرنے کا حکم دیا گیا۔ اور وہ ملا عبدالحلیم صاحب اور قاری نور علی صاحب تھے۔ ان کی شہادت میں صوفی صاحب شامل تھے۔ اس وقت وہ غیر احمدی تھے اور سمجھتے تھے کہ انہیں پتھر مار کر ہلاک کرنا ثواب کا کام ہے۔ اس لئے انہوں نے نہ صرف خود پتھر مارے بلکہ اپنے ان رشتہ داروں کو جو بھیرہ میں رہتے تھے ثواب میں شریک کرنے کے لئے ان کی طرف سے بھی پتھر مارے مگر ان دونوں

احمدیوں کا ایمان اور ثابت قدمی

دیکھ کر وہ بہت متاثر ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ کس طرح پتھر کھانے کے بعد بھی اپنے عقائد کے سچے ہونے کی شہادت دیتے جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جب وہ ہندوستان پہنچے۔ تو انہوں نے بیعت کرلی۔ اور سلسلہ احمدیہ میں شامل ہوگئے یہ واقعہ تقریباً ۳۲ سال پہلے کا ہے۔ جو مجھے زیادہ پرانا ہونے کی وجہ سے اور بیماری کی وجہ سے ٹھیک طور پر یاد نہ رہا۔ اور میں نے خطبہ میں یہ بیان کر دیا کہ صوفی صاحب مولوی نعمت اللہ خاں صاحب کی شہادت کے موقعہ پر کابل میں موجود تھے وہ مولوی صاحب کی شہادت کے موقعہ پر موجود نہیں تھے۔ بلکہ دوسرے دو احمدیوں کی شہادت کے موقعہ پر موجود تھے۔ اور انہوں نے اپنے خیال میں ثواب کی غرض سے ان کو سنگسار کرنے میں حصہ لیا تھا جیسا کہ میں پہلے خطبہ میں بیان کر چکا افغانستان میں ہمارے

ایک اور احمدی دوست

بھی شہید کر دیئے گئے ہیں۔ یہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ بھی آئے تھے۔ جب لوگوں کو اس بات کا علم ہوا کہ وہ ربوہ گئے تھے۔ تو انہیں پکڑ لیا گیا۔ اور علاقہ کے حاکم سے کہا گیا کہ اسے موت کی سزا دو۔ مگر علاقہ کا حاکم کوئی شریف آدمی تھا۔ اس کے دل میں رحم تھا۔ اس نے کہا کہ میں اس کے قتل کی کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔ ہمارے ملک میں مذہبی آزادی ہے۔ جب لوگوں نے دیکھا کہ حاکم علاقہ اسے مارنے کے لئے تیار نہیں۔ تو انہوں نے قید خانہ پر حملہ کر دیا۔ اس کے دروازے توڑ دیئے۔ اور اس احمدی کو قید خانہ سے نکال کر لے گئے۔ اس کے بعد ان سے دریافت کیا گیا کہ کیا وہ گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ گیا تھا۔ اس پر انہیں کھلے میدان میں کھڑا کر کے

گولی مار کر شہید کر دیا گیا

اس کے علاوہ تیرہ اور احمدیوں کے متعلق بھی خبر آئی تھی کہ انہیں شہید کر دیا گیا ہے مگر بعد میں معلوم ہوا کہ یہ بات درست نہیں۔ ان تیرہ احمدیوں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ گو وہاں ہماری جماعت کی شدید مخالفت پائی جاتی ہے جس طرح یہاں بھی ہماری مخالفت کی جاتی ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں میں کچھ نہ کچھ خدا ترسی ضرور پائی جاتی ہے۔ چنانچہ فسادات کے دنوں میں مجھے کئی مثالیں ایسی معلوم ہیں کہ جب عوام نے جوش میں آکر احمدیوں کے مکانوں پر حملہ کرنا چاہا۔ تو غیر احمدی عورتیں ان کے مکانوں کے سامنے لیٹ گئیں۔ اور انہوں نے کہا کہ پہلے ہمیں مار لو۔ پھر بے شک احمدیوں پر بھی حملہ کر لینا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ شرمندہ ہو کر واپس چلے گئے۔ پس بے شک مسلمانوں کے ایک طبقہ میں ہماری مخالفت پائی جاتی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسلامی تعلیم کے نتیجہ میں ان میں خدا ترسی کے نظارے بھی نظر آتے رہتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں

جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کیا گیا۔ اور ملک میں احمدیوں کے خلاف جوش پیدا ہوگیا۔ تو کچھ احمدی وہاں سے بھاگ کر ہندوستان آگئے۔ مجھے یاد ہے جب امان اللہ خاں سابق شاہ افغانستان تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے انگریزوں سے لڑائی کی۔ اور اتفاق ایسا ہوا کہ اس لڑائی میں پٹھانوں کا پلہ بھاری رہا۔ عام طور پر سمجھا جاتا تھا کہ انگریزوں کے مقابلہ میں پٹھانوں کی طاقت کچھ بھی نہیں۔ لیکن میں نے ان دنوں رویا میں دیکھا کہ اگر انگریزوں نے اس محاذ جنگ پر اپنے چوٹی کے افسر نہ بھیجے۔ تو انہیں شکست ہوگی۔ نادر شاہ جو موجودہ شاہ افغانستان کے والد تھے۔ وہ افغانستان فوج کے جرنیل تھے۔ انہیں خدا تعالیٰ نے توفیق دی۔ اور انہوں نے کامیابی کے ساتھ انگریزوں کو پیچھے دھکیلنا شروع کر دیا

اتفاق کی بات ہے

کہ اس لڑائی کے کچھ عرصہ بعد میں شملہ گیا۔ تو وہاں گورنمنٹ آف انڈیا کے ہوم سیکرٹری نے مجھے چائے پر بلایا۔ اس وقت کے چیف آف دی جنرل سٹاف بے اختیار بول اٹھے کہ آپ کی رویا بالکل درست ہے اور میں اس کا گواہ ہوں۔ میں ان دنوں اس فوج کا کمانڈر تھا۔ جو پٹھانوں سے لڑ رہی تھی۔ ایک دن پٹھان فوج ہمیں دھکیل کر اتنا پیچھے لے گئی کہ ہماری شکست میں کوئی شبہ باقی نہ رہا تھا۔ اور ہمیں مرکز کی طرف سے یہ اسلام موصول ہو گئے تھے۔ کہ تم ہیں واپس لے آؤ۔ چنانچہ ہم نے اپنا سامان ایک حد تک واپس بھی بھیج دیا تھا۔ لیکن اتفاق ایسا ہوا کہ پٹھان فوج کو ہماری فوجی طاقت کے متعلق غلطی لگ گئی۔ اور وہ آگے نہ بڑھی۔ اگر وہ آگے بڑھ آتی۔ تو افغان فوج ڈیرہ اسماعیل خان تک ہمیں دھکیل کر لے آتی۔ اور ہمارے ہاتھ سے پنجاب بھی نکل جاتا۔ اس لڑائی کے بعد افغانستان کا ایک وفد منصوری آیا۔ میں نے اپنا ایک وفد منصوری بھیجا۔ تاکہ وہ

افغان نمائندوں سے گفتگو

کر سکے۔ انہوں نے ان سے کہا۔ کہ آخر ہمارا کیا قصور ہے۔ کہ آپ کے ملک میں ہمارے آدمی مارے جاتے ہیں۔ نیک محمد خان صاحب جو غزنی کے گورنر میر احمد خاں صاحب کے بیٹے ہیں۔ اس وفد کے ایک ممبر تھے۔ جو ہم نے منصوری بھیجا۔ افغان وفد میں محمود طرزی صاحب بھی تھے۔ جو امان اللہ خاں کے خسر تھے اور حکومت افغانستان کی طرف سے پیرس میں سفیر بھی رہ چکے تھے۔ اور ایک ہندو وزیر تھے۔ جو اس وقت حکومت افغانستان کے وزیر خزانہ تھے۔ ہندو وزیر نے نیک محمد خاں صاحب کو دیکھتے ہی کہا تم تو پٹھان ہو۔ تم یہاں کیسے آئے ہو۔ انہوں نے کہا میں احمدی ہوں آپ کے ملک میں امن نہیں تھا۔ اس لئے میں یہاں آگیا وزیر نے کہا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ انہوں نے کہا میں

غزنی کا رہنے والا ہوں

اور وہاں کے گورنر میر احمد خاں صاحب کا بیٹا ہوں۔ ہندو وزیر روتے ہوئے نیک محمد خاں صاحب سے بغلگیر ہو گیا۔ اور کہنے لگا۔ تم میر احمد خان کے بیٹے ہو اور یہاں پھر رہے ہو۔ میر احمد خاں تو میرا بھائی تھا۔ تمہیں افغانستان میں کون کچھ کہہ سکتا ہے۔ تم اپنے وطن میں واپس آجاؤ۔ میں تمہاری حفاظت کروں گا۔ محمود طرزی صاحب نے بھی کہا۔ کہ اگر تم افغانستان آجاؤ۔ تو تم پر کوئی سختی نہیں ہوگی۔ میں خود نگرانی کروں گا۔ تم ایک درخواست بھیج دو۔ تو میں تمہاری واپسی کا انتظام کر دوں گا۔ چنانچہ ہم نے

مولوی نعمت اللہ خاں صاحب

کو جو پہلے سے افغانستان میں موجود تھے محمود طرزی صاحب سے ملنے کے لئے کہا۔ اور انہوں نے حسب وعدہ احمدیوں کی بعض تکالیف کا ازالہ کر دیا۔ اس موقع پر ہمارے مبلغ نے اسی طرح جس طرح آپ کو گورنمنٹ کے سامنے ظاہر کر دیا تھا۔ تبلیغ پر بھی ظاہر کر دیا۔ شروع میں تو امان اللہ خاں نے

دلیری دکھائی۔ اور جہاں کہیں احمدیوں پر سختی ہوتی تھی۔ وہ خود فون کے ذریعہ اسے روکتا اور کہتا کہ ہمارے ملک میں ہر شخص کو

مذہبی آزادی حاصل ہے

لیکن بعد میں مولویوں سے ڈر گیا۔ اور مولوی نعمت اللہ خاں کو سنگسار کرنے کا حکم جاری کر دیا گیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے بھی امان اللہ خاں کو بغیر سزا کے نہ چھوڑا۔ جب نادر شاہ نے برسر اقتدار آنا چاہا۔ تو لوگ انہیں اس سے ہمدردی تھی۔ مگر نادر شاہ کو فوج نہیں ملتی تھی۔ اس نے خیال کیا۔ کہ اگر وزیری اس کے ساتھ مل جائیں۔ تو اسے فتح کی امید ہو سکتی ہے۔ چنانچہ وہ سرحد پر آیا۔ اور اس نے وزیریوں کو ساتھ ملانے کی کوشش کی۔ لیکن انہوں نے اس کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ وہاں ایک احمدی حکیم تھے۔ جن کا وزیریوں پر اثر تھا۔ انہوں نے نادر شاہ کے حق میں

وزیریوں میں پروپیگنڈا

کیا۔ چنانچہ آہستہ آہستہ وزیری اس کے ساتھ شامل ہونے لگے۔ اور تھوڑے عرصہ میں ہی ایک بہت بڑا لشکر تیار ہو گیا۔ ایک اور احمدی نوجوان بھی وہاں تھے۔ جو خوست کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے بھی اس کی مدد کی چنانچہ نادر شاہ نے ان دونوں کو محبت کی نگاہ سے دیکھا۔ اور وزیریوں کے اس لشکر کے ذریعہ شاہی فوج کو شکست دی۔ اور افغانستان کے تخت پر قابض ہو گیا۔ فتح کے بعد اس نے احمدیوں سے کہا کہ تم افغانستان واپس چلو۔ میں تمہیں آزادی دوں گا۔ لیکن جب کچھ مدت تک انتظار کرنے کے باوجود احکام جاری نہ ہوئے۔ تو احمدی دوست نادر شاہ سے ملے۔ اور اسے اس کا وعدہ یاد دلایا۔ نادر شاہ نے کہا

مجھے اپنا وعدہ خوب یاد ہے

لیکن اگر موجودہ مخالفت کے دور میں میں نے احکام جاری کر دیئے۔ تو مجھے خوف ہے کہ افغان کہیں مجھے بھی نہ مار ڈالیں۔ آپ کچھ دیر صبر کریں مناسب موقع ملنے پر میں احکام جاری کر دوں گا۔ پھر چند ماہ اور گذر گئے۔ لیکن پھر بھی حکومت کی طرف سے کوئی احکام جاری نہ ہوئے۔ اس پر ہمارے احمدی دوست پھر نادر شاہ سے ملے۔ اور کہا کہ اب تو ہم تنگ آ چکے ہیں۔ آخر آپ کب احکام جاری فرمائیں گے۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد نادر شاہ نے کہا۔ مجھے

ایک ترکیب سوجھی ہے

میں ضمناً سے خلاف حکومت کے پرانے حکم کی تائید کر دیتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ حکم بھی دے دیتا ہوں۔ کہ اگر کسی نے دوسرے شخص پر کوئی ایسا الزام لگایا جس کی سزا موت ہوئی۔ اور وہ تحقیقات کے بعد جھوٹا ثابت ہوا۔ تو الزام لگانے والے کو بھی موت کی سزا دی جائے گی۔ اس نے عام لوگوں پر قیاس کرتے ہوئے خیال کیا۔ کہ جب کسی شخص کو یہ پتہ لگ جائے گا۔ کہ اب اسے موت کی سزا ملنے والی ہے۔ تو وہ احمدی ہونے سے انکار کر دے گا۔ اور دوسری طرف الزام لگانے والا ڈرے گا کہ اگر تحقیقات پر اس نے احمدی ہونے سے انکار کر دیا۔ تو مجھے موت کی سزا ملے گی۔ چنانچہ

واقعہ میں ایسا ہی ہوا

اس اعلان کے نتیجہ میں لوگ ڈر گئے۔ کہ اگر ہم کسی کو قادیانی کہیں گے۔ اور وہ موقعہ پر قادیانی ہونے سے انکار کر دے۔ تو ہمیں موت کی سزا ملے گی۔ اس کے نتیجہ میں احمدی بے دھڑک وہاں رہنے لگ گئے۔ انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا تھا۔ ظاہر شاہ کے وقت میں بھی ایسا ہوا۔ کہ اگر کسی والی نے احمدیوں کو پکڑ لیا۔ اور ان سے رشوت طلب کی۔ تو بادشاہ نے نہ صرف انہیں آزاد کروا دیا۔ بلکہ والی نے اگر کچھ روپیہ لے لیا تھا۔ تو وہ بھی واپس دلوا دیا۔ میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ سب کچھ اسلام کے اثر کی وجہ سے ہے۔ چاہے ان کے ملک میں کتنی غیر آئینی ہے۔ مگر چونکہ وہ مسلمانوں کی نسل سے ہیں۔ اس لئے ان میں

کسی حد تک نیکی کا مادہ موجود ہے

اب بھی یہ خبر ملی ہے۔ کہ تیرہ احمدی جو گرفتار کئے گئے تھے۔ حکومت نے انہیں رہا کر دیا ہے۔ یہ چیز بتاتی ہے کہ چاہے مسلمانوں میں کتنی خرابیاں ہوں اسلامی تعلیم کا ان پر اس قدر اثر ضرور ہے۔ کہ وہ انہیں نیکی کی طرف مائل ضرور کر دیتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے۔ ہم خوشی اور افسوس کے مواقع پر حکومتوں کو تاریں دیتے ہیں۔ تو غیر اسلامی حکومتیں ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے ہماری تاروں اور پیغامات کی پرواہ بھی نہیں کرتیں۔ لیکن

اسلامی حکومتیں

ان کی قدر کرتی ہیں۔ مجھے یاد ہے۔ ابن سعود کو ایک دفعہ کسی موقعہ پر تار دی گئی۔ تو انہوں نے فوراً اپنے نام سے جماعت کا شکریہ ادا کیا۔ پھر ایک دفعہ اردن کے شاہ عبداللہ کو میں نے خط لکھا۔ تو انہوں نے اس کے جواب میں اپنے دستخطوں سے ایک مفصل خط بھجوایا۔ شاہ ایران کو ایک دفعہ ہمدردی کی تار دی تو انہوں نے حسین اعلیٰ کے ذریعہ جو اس وقت وزیر دربار تھے۔ شکریہ کی تار بھیجی۔ غرض میں نے دیکھا ہے۔ کہ اسلامی حکومتوں میں

بہت سے اسلامی اخلاق

ابھی باقی ہیں۔ مثلاً مصر میں ہماری جماعت کے امیر فوت ہوئے۔ تو خود جنرل نجیب اور کرنل ناصر نے ہمدردی کی تاریں ان کے خاندان کو دیں۔ بلکہ ان میں سے ایک نے دو تاریں دیں۔ ایک تار ان کے اپنے خاندان کے رئیس ہونے کی وجہ سے اور ایک تار ان کے جماعت کے امیر ہونے کی حیثیت سے۔ لیکن یہ باتیں ان علاقوں میں نہیں پائی جاتیں۔ جو ہندو اثر کے نیچے ہیں۔ مثلاً یہی دیکھ لو

جب میں لاہور جاتا ہوں

تو وہاں ہماری بڑی جماعت ہے۔ اور اسمبلی کے ۲۵-۳۰ ممبر ایسے ہوتے ہیں جو ہمارے ووٹوں سے ممبر بنے ہوتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ ہندو اثر کے نیچے رہے ہیں۔ اس لئے وہ ملنے سے گھبراتے ہیں۔ لیکن جب میں پشاور گیا۔ تو اس وقت جو پارٹی بھی مجھے دی گئی۔ اس میں صوبائی وزیر اعظم خان عبدالقیوم خاں صاحب اور دو تین اور وزیر اور جوڈیشل کورٹ کے جج بھی شریک ہوئے۔ اس کے مقابلہ میں لاہور میں بعض چھوٹے چھوٹے رئیس بھی ہماری پارٹیوں میں آنے سے گھبراتے ہیں۔ حالانکہ ان پر ہمارے احسانات بھی ہوتے ہیں۔ اور

اس کی وجہ یہی ہے

کہ لاہور کا علاقہ ہندو اثر کے نیچے رہا ہے اور پشاور اسلامی اثر کے نیچے ہے۔ اس لئے وہاں ابھی تک اسلام کا اثر پایا جاتا ہے افغانستان میں جو تیرہ احمدیوں کو رہا کیا گیا ہے۔ اس کو بھی میں اسلام کے اثر کا ہی نتیجہ سمجھتا ہوں۔ بلکہ

داؤد جان صاحب

کو بھی جو شہید کر دیئے گئے ہیں۔ علاقہ کے گورنر نے بچانے کی پوری کوشش کی۔ لیکن ہجوم نے حملہ کر کے انہیں باہر نکال لیا۔ اور گولی مار کر شہید کر دیا۔ وہاں ہر شخص کے پاس ہتھیار ہوتے ہیں۔ اور جب لوگ جوش میں آ جاتے ہیں۔ تو حاکم بھی ڈر جاتے ہیں۔ بہر حال میرا تجربہ یہی ہے۔ کہ جن ممالک میں اسلامی اثر پایا جاتا ہے۔ وہاں کے رہنے والوں میں زیادہ اچھے اخلاق پائے جاتے ہیں۔ ان میں زیادہ تواضع ہوتی ہے۔ اور ان میں زیادہ انکسار پایا جاتا ہے۔ لیکن جن لوگوں پر اسلامی اثر نہیں یا وہ غیر قوموں کے ساتھ رہ رہ کر اپنی

اسلامی روایات

کو بھول گئے ہیں۔ ان میں اب اسلام والی باتیں نہیں پائی جاتیں بلکہ ان میں غرور زیادہ پایا جاتا ہے۔ ورنہ اسلام کی برکت سے اسلامی ممالک میں بھی اگرچہ ہماری جماعت کی مخالفت کی جاتی ہے۔ مگر تعلقات کے بارہ میں ان کی حالت دوسروں کی نسبت بہت زیادہ اچھی ہے۔ ابھی پچھلے دنوں مجھے ایران کے ایک مذہبی لیڈر کا خط آیا۔ جس میں اس نے لکھا۔ کہ آئیں ہم مل کر اسلام کی خدمت کریں۔ میں نے اُسے یہی لکھا ہے۔ کہ ہم تو اس کے لئے تیار ہیں۔ مگر تم خود غور کر لو۔ کہیں بعد میں لوگوں کی مخالفت پر پیچھے نہ ہٹ جانا۔ ہمارے ملک میں تو لوگوں کی یہ کیفیت ہے۔ کہ

جب مسلم لیگ قائم ہوئی

تو اس کی مالی حالت اتنی کمزوری تھی۔ کہ انہیں اپنے جلسے منعقد کرنے کے لئے بھی روپیہ نہیں ملتا تھا۔ اور ہمیشہ میں انہیں مدد دیا کرتا تھا۔ لیکن اب یہ پراپیگنڈا کیا جاتا ہے کہ ہمارا مسلم لیگ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رہا۔

مجھے لاہور میں ایک دفعہ لکھنؤ کے ایک وکیل ملے۔ انہوں نے کہا کہ میں قریباً نو سال مولانا محمد علی صاحب کا سیکرٹری رہا ہوں اور مجھے خوب یاد ہے کہ جب کبھی مسلم لیگ کا جلسہ ہوتا تھا۔ آپ کو اس میں بلایا جاتا تھا۔ اور آپ سے مشورہ لیا جاتا تھا۔ میں نے کہا کہ دوسرے مسلمان تو یہی کہتے ہیں۔ کہ ہمارا مسلم لیگ سے کوئی تعلق نہیں رہا۔ وہ کہنے لگے کہ کوئی شخص جو حالات سے واقف ہو۔ ایسا نہیں کہہ سکتا۔ میں خود مسلم لیگ کے جلسوں میں شریک ہوتا رہا ہوں اور مجھے خوب یاد ہے کہ آپ کو ان جلسوں میں بلایا جاتا تھا۔ اور جب روپیہ کی وجہ سے جلسہ نہ ہو سکتا تھا۔ تو آپ سے مالی امداد لی جاتی تھی۔ ہم لوگ جو ابھی تک زندہ موجود ہیں

اس بات کے گواہ ہیں

میں نے کہا۔ کہ میں بیٹھ کر آپ کے گواہی دینے سے

کیا بنتا ہے۔ اگر آپ میں جرأت ہے۔ اور آپ سمجھتے ہیں۔ کہ آپ حق بات کہہ رہے ہیں۔ تو اخباروں میں بھی اپنا بیان شائع کروائیں

بس

حقیقت یہی ہے

کہ جن ممالک میں اسلامی اثر پایا جاتا ہے۔ ان میں ہمیں اخلاق تواضع اور انکسار نظر آتا ہے اور انہیں خدا تعالےٰ سے بھی محبت ہوتی ہے اسی طرح سکھوں میں میں نے دیکھا ہے۔ ان میں بھی خدا تعالےٰ کی محبت پائی جاتی ہے میں نے عام طور پر دیکھا ہے۔ کہ سکھ ملنے آتے تھے۔ تو وہ ہاتھ جوڑ کر رونے لگ جاتے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ دعا کریں۔ ہمیں خدا مل جائے۔ اسی طرح ہندوؤں میں بھی

ایک طبقہ ایسا ہے

جس میں خدا تعالےٰ سے ملنے کی تڑپ پائی جاتی ہے۔ یہ بدقسمتی ہماری ہے۔ کہ ہم نے ان میں تبلیغ بند کر دی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی نعمت کو تالے لگا دیئے ہیں۔ اگر ہم انہیں تبلیغ کریں۔ تو وہ ضرور اثر قبول کریں۔ مجھے ایک دعوت کے موقعہ پر کراچی کے انڈین ہائی کمشنر ملے۔ انہوں نے باتوں باتوں میں بتایا کہ مجھے اسلام کی کتابیں پڑھنے کا بڑا شوق ہے۔ اور آپ کا لٹریچر بھی میں نے پڑھا ہے اسی طرح تصوف کی طرف مجھے رغبت ہے۔ اور فارسی اور عربی کی قابلیت جس قدر میں پیدا کر سکا ہوں۔ اس کے مطابق تصوف کی کتابوں کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔

غرض بڑے بڑے ہندوؤں میں بھی خدا تعالےٰ کا خوف پایا جاتا ہے۔ مدراس کے

مشہور کانگرسی لیڈر شری راجگوپال اچاریہ

کے متعلق میں نے دیکھا ہے کہ ان میں بھی خدا تعالےٰ کا خوف پایا جاتا ہے۔ اور ان کا دل چاہتا ہے کہ ہندوستان میں عدل و انصاف قائم رہے۔ اور مسلمانوں کو کوئی نقصان نہ پہنچے لیکن ہم ان لوگوں تک اسلام کی تعلیم مناسب طریق سے نہیں پہنچاتے۔ بہرحال

یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے

کہ حکومت افغانستان نے ہمارے تیرہ احمدیوں کو چھوڑ دیا۔ جو دوست شہید کر دیئے گئے ہیں۔ ان کی شہادت میں بھی گورنمنٹ کا کوئی دخل نہیں۔ لوگ انہیں زبردستی قید خانہ سے نکال کر لے گئے۔ اور شہید کر دیا۔ بہر حال دوست دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس ملک میں احمدیوں کے لئے امن کی صورت پیدا کرے۔ اور جن لوگوں نے وحشیانہ نمونہ دکھایا ہے۔ انہیں ہدایت دے۔ آخر وہ بھی ہمارے بھائی ہیں۔ اور خدا تعالےٰ چاہے تو وہ انہیں ہدایت دے سکتا ہے۔

ابوسفیان کو ہی دیکھ لو

وہ اسلام کا کتنا مخالف تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے اُسے ہدایت دے دی۔ اور اس نے اسلام کو قبول کر لیا۔ پھر یہ تو پہلے سے مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کو ہدایت دینا اس کے لئے کونسا مشکل امر ہے۔ پس دعا کرو۔ کہ اللہ تعالےٰ انہیں احمدیت کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کی وحشت کو دور کرے۔ اسی طرح حکومت افغانستان کے لئے بھی دعائیں کرو۔ آخر اس نے بھی بعض مواقع پر

انصاف کا نمونہ

دکھایا ہے۔ جب صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے کہ امیر حبیب اللہ خاں سے پہلا پتھر چلانے کے لئے کہا گیا۔ اس پر اس نے پتھر مارنے سے انکار کر دیا۔ گویا اس نے آخری وقت تک اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کی۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس کے دل میں خدا تعالےٰ کا خوف پایا جاتا تھا۔ ہم چاہتے ہیں۔ کہ ان لوگوں میں خدا تعالےٰ کا مزید خوف پیدا ہو۔ اور پاکستان اور افغانستان کے درمیان جو اختلاف پیدا ہو رہا ہے وہ دور ہو۔ اور دونوں ممالک کے رہنے والے سیاسی اور دینی لحاظ سے بھائی بھائی بن کر رہنے لگ جائیں۔

ایک خوشخبری

یہ خبر نہایت خوشی سے سُنی جائے گی کہ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب ناصر گیانی (فاضل فی التفسیر) ٹیچر مدرسہ تعلیم الاسلام مڈل سکول قادیان نے اپنے مفوضہ فرائض کے علاوہ تیاری کر کے ایف۔اے (انگلش) کا امتحان $\frac{76}{150}$ نمبر حاصل کر کے پاس کر لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ اور مزید ترقیات کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

انگریزی میں یونیورسٹی بھر میں اول آنے والے طالب علم نے ۹۲ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور مولوی صاحب موصوف نے ۱۷ ویں پوزیشن حاصل کی ہے۔

خلاصہ رپورٹہائے "یوم التبلیغ" مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۵۶ء

موصولہ از جماعتہائے احمدیہ ہندوستان

(۲)

مسکرا یوپی "یوم التبلیغ" کے سلسلہ میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے مقامی احباب اور اردگرد کی جماعتوں کو اس دن کو کامیاب طور پر منانے کی تحریک کی جا رہی تھی۔ اس موقع کے لئے ایک مضمون "بھارت کا نجات دہندہ" مولوی منظور احمد صاحب مبلغ نے تیار کیا۔ مگر وقت پر شائع نہ کیا جا سکا اور آئندہ شائع ہو گا کبریا کی جماعت کے احباب بھی پروگرام کے مطابق مسکرا پہونچ گئے۔ اور مبلغ مقامی کی زیر نگرانی احباب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا صبح سویرے ہی یہ تینوں وفد دعا کر کے لٹریچر لے کر روانہ ہو گئے۔ موضع لسوڑی میں دو درجن ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ موضع اکھی میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور زبانی تبلیغ بھی کی۔ موضع بھونی میں وہاں کے مولوی نور محمد صاحب سے مولوی منظور احمد صاحب نے وفات مسیح پر تبادلہ خیالات کیا۔ مولوی نور محمد صاحب (غیر احمدی) بہت خوش خلقی اور تواضع سے پیش آئے اور وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ رات کے دس بجے سارے وفود نے مسکرا واپس آکر جلسہ "یوم پیشوایان مذاہب" میں شرکت کی

جلسہ سیرۃ پیشوایان مذاہب ۲۰/۲۱ مئی کی درمیانی رات کو جلسہ یوم پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا یہ جلسہ بھی دراصل یوم التبلیغ کے سلسلہ میں تھا اس کانفرنس کی صدارت منشی رام بھروسے صاحب ہیڈ ماسٹر ماسٹر ہائی سکول مسکرا نے منظور کر لی تھی۔ مگر عین وقت پر انہیں کوئی مجبوری پیش آگئی اس لئے جلسہ کی صدارت مولوی منظور احمد صاحب مبلغ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محمد حنیف صاحب کبریا نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا خلاصہ بیان کیا۔ محمد یاسین صاحب نے مہاتما بدھ کی سیرۃ و سوانح بیان کی۔ ماسٹر سلطان احمد صاحب نے شری رامچندر جی مہاراج کے اخلاق حسنہ بیان کئے۔ اور بتایا کہ انہوں نے حق و صداقت کے لئے کس قدر تکالیف برداشت کیں۔ اس کے بعد خاکسار نے محامد خاتم النبیین پر تقریر کی۔ ماسٹر رشید احمد خان صاحب آرٹ ٹیچر میرپور نے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے رحمۃ للعالمین ہونے کے متعلق تقریر کی۔ اور افسوس کا اظہار کیا کہ حضور کی امت میں اب بہت سی کمزوریاں اور خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ آخر پر مولوی منظور احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت پر تقریر کی۔ رات کے ساڑھے بارہ بجے یہ جلسہ ختم ہوا۔

ابرار محمد سیکرٹری تبلیغ مسکرا

جمشید پور بہار ۲۰ مئی کو صبح سویرے سات افراد پر مشتمل ایک وفد تبلیغ کے لئے روانہ ہوا۔ پندرہ اشخاص سے انفرادی ملاقات کر کے تبلیغ کی۔ دو بجے بعد دوپہر یہ وفد واپس آگیا۔ اور پھر تین بجے سدھگوڑا علاقہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ یہ فتوے علمائے مصر، آسمانی پکار بھولی دنیا، ندائے ایمان وغیرہ لٹریچر تقسیم کیا۔ آزاد نوجوان مدراس کے تبلیغ نمبر کے بعض مضامین لوگوں کو سنائے گئے۔ بیرونی ملکوں میں جماعت کے مراکز۔ اور خدمت اسلام اور اخبارات وغیرہ سے لوگوں کو مطلع کیا گیا۔ رات کے ۹ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

محمد سلیمان سیکرٹری تبلیغ جمشید پور

تیماپور تیماپور کے یوم التبلیغ کی رپورٹ کا خلاصہ بدر ۷ جون میں آچکا ہے۔ اسے ذرا تفصیل کے ساتھ زعیم صاحب خدام الاحمدیہ نے بھجوایا ہے جو درج ذیل ہے:۔

احباب تیماپور نے نہایت معروف طریق پر یوم التبلیغ منایا۔ اور دن بھر گھر گھر اور محلہ بمحلہ پھر کر تبلیغ کی گئی۔ اور لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ بعض لٹریچر بک پوسٹ کے ذریعہ بھی غیر مسلم حضرات کو بھجوایا گیا۔ مکہ مسجد تیماپور میں ایک جلسہ زیر صدارت قریشی نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ تیماپور منعقد کیا گیا جس میں تلاوت اور نظم کے بعد خاکسار (مبارک احمد وکیل زعیم خدام الاحمدیہ) نے یوم التبلیغ کی غرض و غایت بیان کی۔ عبدالعزیز صاحب سیکرٹری تعلیم نے اپنی تقریر میں بتایا کہ اللہ تعالےٰ انسانوں کی جسمانی تربیت کے ساتھ روحانی تربیت بھی فرماتا ہے۔ اسی کے مطابق انبیاء کا سلسلہ جاری ہے۔ جلسہ خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔

محمد مبارک احمد وکیل زعیم خدام الاحمدیہ تیماپور

شاہجہانپور تین گروہوں میں افراد کی تقسیم کر کے شہر سے بیس بیس میل کے علاقہ کے اندر تبلیغ کی گئی اور لٹریچر تقسیم کیا گیا ہر گروہ سے ایک فرد تبلیغ کے لئے لیا گیا تھا۔ جسے گروہوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ قصبہ کانٹ۔ موضع محمدی میں جا کر تبلیغ کی گئی۔ زبانی گفتگو کے علاوہ کافی تعداد میں معزز افراد کو لٹریچر دیا گیا۔ موضع بیدہ پور۔ پٹ کمرہ شاہ آباد۔ پوایان۔ جا کر بھی تبلیغ ہوئی اور لٹریچر تقسیم ہوا۔ بعض دوستوں کو شہر کے اندر مقرر کیا گیا تھا ۴ حصوں سے سارے شہر میں پھر کر لٹریچر تقسیم کیا۔ الحمد للہ کہ مقامی جماعت نے خوب تعاون کیا۔ بشیر الدین نائب خدام الاحمدیہ نے اس سلسلہ میں کافی دوڑ دھوپ کی۔ خورشید احمد مبلغ شاہجہانپور۔

۳۵۶۱ لٹریچر کی تقسیم ۱۴۶۴ افراد کو بذریعہ ملاقات زبانی تبلیغ
ہزاروں افراد تک پبلک لیکچروں کے ذریعہ پیغام حق
۲۸ مبلغین کا ۱۱۰۳۰ میل کا تبلیغی سفر۔ ۱۵ بیعتیں۔
پبلک جلسے۔ درس و تدریس اور کامیاب مناظرہ

خلاصہ رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۵۶ء

(۱)

الحمد للہ کہ نظارت ہذا کو ماہ اپریل ۵۶ء کی تبلیغی رپورٹ کی اشاعت کی توفیق مل رہی ہے۔ ماہ مارچ کی رپورٹ قبل ازیں بدر میں شائع ہو چکی ہے اور آئندہ بھی یہ سلسلہ ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

اس ماہ ہمارے اٹھائیس مبلغین میدان تبلیغ میں مصروف جہاد رہے۔ مولوی محمد سلیم صاحب فاضل مولوی شریف احمد صاحب امینی فاضل۔ مولوی بشیر احمد صاحب فاضل۔ مولوی بی عبداللہ صاحب فاضل۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیری۔ محمد کریم اللہ صاحب نوجوان ایڈیٹر آزاد نوجوان مدراس اور مولوی مبارک علی صاحب جنوبی ہند کا جو دورہ کر رہے تھے وہ خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ مدراس پہنچ کر ختم ہو گیا۔ مدراس میں مکرم قاضی سید امیر الدین صاحب ریٹائرڈ ڈی سی وساٹر ہوما ہو نے مورخہ ۱۲ ۴/۵۶ کو سکری کے وقت بیعت کر کے قبول حق کی سعادت حاصل کی۔ قاضی صاحب نے ماہ مارچ میں ایک اشتہار عام کے ذریعہ علماء کو دعوت دی تھی۔ کہ چونکہ وہ احمدیت کے دلائل سے متاثر ہیں۔ اس لئے اگر کوئی غیر احمدی مولوی صاحب احمدی مبلغ کے ساتھ صداقت احمدیت کے متعلق مناظرہ کرنا چاہیں تو کریں۔ اس کے جواب میں مدراس کے ایک مولوی ... نے دعوت کو قبول کر لیا۔ چنانچہ قاضی صاحب ... اپنے وطن دھارواڑ صوبہ بمبئی سے ... مناظرہ ... کر کے مدراس پہنچ گئے تا مدراس میں ہی یہ مناظرہ ہو سکے ... مبلغین جو اس وقت مالا بار کا دورہ کر رہے تھے بھی دورہ ختم کر کے مدراس پہونچ گئے اور مناظرہ مورخہ ۱۲ ۴/۵۶ کو پورا دن ہوتا رہا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے سید سلطان محی الدین ہمنوا صاحب ایڈیٹر "امام" مناظر تھے اور ہماری جماعت کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ حال مبلغ کلکتہ مناظر تھے خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کو نمایاں کامیابی حاصل ہوئی جس کے نتیجہ میں قاضی صاحب موصوف نے بیعت کر لی۔ الحمد للہ۔

۱۔ صوبہ بمبئی | مولوی شریف احمد صاحب امینی نصف ماہ جنوبی سندھ کے دورہ پر رہے۔ دورہ سے واپسی کے بعد رمضان المبارک میں قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ تین خطبات جمعہ دیئے۔ اور بمبئی شہر کے نصف درجن افراد سے ملاقاتیں کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا۔ مورخہ ۳۰ ۴/۵۶ کو مولوی عمری عبیدی صاحب افریقن جو ایک لمبے عرصہ سے ربوہ پاکستان میں تعلیم پا رہے تھے اب بطور مبلغ واپس اپنے وطن افریقہ جاتے ہوئے قادیان کی زیارت کے بعد بمبئی پہنچے اور وہاں سے ۱۰ ۵/۵۶ کو کمپالا جہاز کے ذریعہ افریقہ روانہ ہو گئے۔ مورخہ ۲۰ ۴/۵۶ کو ... کونصل آف انڈونیشیا مقیم بمبئی کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی جس میں احباب جماعت شریک ہوئے۔ مولوی صاحب نے اس ماہ قریباً پندرہ ... میل کا سفر تبلیغی اختیار کیا اور اس کے بعد مذکورہ بالا مناظرہ میں شرکت کر کے واپس بمبئی تشریف لائے۔

مولوی سمیع اللہ صاحب سابق مبلغ رانچی بہار کو تبدیل کر کے بمبئی بھجوا دیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنے بیوی بچوں سمیت مورخہ ۲۷ ۴/۵۶ کو بمبئی پہنچ گئے وہ مولوی امینی صاحب سے بمبئی کا چارج لیں گے (تازہ اطلاع یہ ہے کہ چارج دیا جا چکا ہے۔ اور مولوی امینی صاحب معہ اہل و عیال مدراس کے لئے مورخہ ۹ ۶/۵۶ کو روانہ ہو چکے ہیں)

ہبلی | مولوی مبارک علی صاحب مبلغ ہبلی بھی اس ... دورہ پر رہے اور جلسہ ہبلی کے بعد جو مورخہ ... مارچ کو وہاں منعقد ہوا اور کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔ اور جس کی رپورٹ بدر میں شائع ہو چکی ہے۔ مولوی صاحب مورخہ ۱۰ ۴/۵۶ کو مکرم قاضی سید امیر الدین صاحب آف دھارواڑ کے ہمراہ مناظرہ میں شرکت کے لئے مدراس گئے اس دورہ کے علاوہ دو درجن افراد میں لٹریچر اردو ہندی۔ انگریزی تقسیم کیا۔ اور قاضی صاحب کو احمدیت کے بارہ میں واقفیت بہم پہنچاتے رہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ قاضی صاحب کو استقامت بخشے اور مخالفین کے ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور ان کے ذریعہ ان کے حلقہ میں احمدیت ترقی کرے۔

مولوی فیض احمد صاحب مبلغ نندگرام مقامی جماعت میں قرآن کریم کا درس دیتے رہے اور اپنے زیر تبلیغ افراد سے ملاقاتیں کر کے تبلیغ کرتے ہوئے انہوں نے مقامی طور پر کچھ لٹریچر تقسیم کیا۔ رمضان المبارک میں نماز تراویح پڑھاتے رہے۔ انہوں نے موٹر کے ذریعہ ۴۸ میل تبلیغی سفر کیا۔ اور مقامی جماعت کو چندوں کی ادائیگی کے لئے توجہ دلائی (ان کا تبادلہ نندگرام سے تیاپور علاقہ دکن ہو چکا ہے۔ اور وہ معہ اہل و عیال اس وقت حیدرآباد دکن میں مقیم ہیں۔ عنقریب دونوں تک تیاپور میں چلے جائیں گے)

مولوی سراج الحق صاحب جو پہلے تیاپور میں مبلغ تھے ان کا تبادلہ مولوی فیض احمد صاحب کی جگہ پر نندگرام میں ہو چکا ہے۔ اور وہ ۱۵ ۴/۵۶ کو نندگرام پہنچ چکے ہیں۔ انہوں نے نصف اول ماہ اپریل تیاپور میں قرآن اور حدیث کا درس جاری رکھا۔ اور تیاپور پہنچ کر احباب جماعت اور دوسرے مقامی لوگوں سے واقفیت حاصل کرتے رہے انہوں نے دوران ماہ ۶۱۳ میل کا سفر کیا۔ مرکزی تحریکات کو کامیاب بنانے کی کوشش کی اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے لئے دعاؤں کی تحریک کرتے رہے

۲۔ حیدرآباد دکن | حکیم محمد الدین صاحب مبلغ حیدرآباد دکن اس ماہ دوسرے مبلغین کے ہمراہ دورہ پر رہے۔ اور مدراس کے مناظرہ میں شرکت کی۔ انہوں نے تبلیغی دورہ کے علاوہ پندرہ افراد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ مقامی طور پر آٹھ تا ... اور بعض طلباء سے ملاقات کر کے تبلیغ کی بعض دہریہ خیالات کے طلباء کو لٹریچر دیا جو دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ انہوں نے ایک تعلیمی کلاس (عربی) جاری کی ہوئی ہے۔ جس میں بعض مقامی طلباء پڑھ رہے ہیں۔ جوبلی ہال میں قرآن کریم کا درس دیا جاتا رہا اور خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے رہے۔ اس ماہ ... بیعتیں ہوئیں جن کے ... بھجوا دیئے گئے۔ انہوں نے قریباً قریباً ۶۰۰ میل کا تبلیغی سفر کیا۔

حکیم صاحب اور ان کی اہلیہ اور بچوں کی صحت اکثر خراب رہتی ہے احباب ان سب کے لئے دعا فرماویں۔

مولوی مفضل الدین صاحب مبلغ حیدرآباد جو تبلیغ سے زیادہ تعلیمی کام کرتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں مقامی جماعت کے بچوں کو تعلیم دیتے رہے۔ مولوی صاحب ان بچوں کے گھروں پر جا کر قرآن پڑھاتے ہیں بعض معمر افراد بھی ان سے تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بعض لوگوں سے انفرادی طور پر زبانی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ اب ان کا تبادلہ حیدرآباد سے موسیٰ بنی مائنز ہو چکا ہے۔ اور وہ مورخہ ... کو موسیٰ بنی مائنز کے لئے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ ان کو کونٹی جماعت میں کامیابی عطا فرمائے)

۳۔ مالابار | مولوی بی عبداللہ صاحب فاضل انچارج تبلیغ مالابار اس ماہ کا اکثر حصہ دوروں پر رہے۔ انہوں نے منگلور، مدراس، پینگاڈی، کنانور، کالیکٹ، کروالائی، منارگھاٹ، کوڈالی وغیرہ مقامات کا دورہ کیا اور ۴۴۰ میل کا سفر طے کیا۔ اس دورہ میں انہوں نے گیارہ تقریریں کیں۔ کالیکٹ کے جلسہ کی صدارت کی اور افتتاحی تقریر کی۔ کالیکٹ میں دو خطبات جمعہ دیئے۔ مسٹر مبارک احمد صاحب پسر شیخ عبداللہ صاحب کے ... خطبہ ... مورخہ ۲۶ ۴/۵۶ کو کوڈالی میں اور مسٹر ... محمود صاحب پسر علی محی الدین صاحب مدراس کے نکاح کا خطبہ ۱۲ اپریل کو منگلور میں پڑھا۔ ان کے ذریعہ خدا کے فضل سے نو افراد نے بیعت کی۔ جن کے بیعت فارم مرکز میں پہنچ گئے ہیں۔

مولوی صاحب اور ان کے معاون مبلغین کی مخلصانہ کوششوں کے نتیجہ میں اسی ماہ علاقہ مالابار کی اکثر جماعتوں نے اپنے ہاں جلسے منعقد کر کے مبلغین کے دورہ سے کما حقہ فائدہ اٹھایا اور جلسوں کے اخراجات خود برداشت کر کے جماعتوں نے تعاون کا عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور ان دوروں اور جلسوں کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔

مولوی عبداللہ صاحب بڑھاپے اور بعض بیماریوں کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں ان کی صحت کے لئے احباب دعائیں جاری رکھیں

کالیکٹ میں مولوی محمد ابو الوفا صاحب مبلغ نے مبلغین کے دورہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلسہ پیشوایان مذاہب کا انتظام کیا۔ پینگاڈی کانفرنس کے انعقاد کے لئے بہت دوڑ دھوپ کی۔ ان دونوں جلسوں میں علماء نے جو تقریریں کیں ... کے ترجمے ... انہوں نے پینگاڈی۔ کنانور۔ کروالائی۔ منارگھاٹ۔ مرگرائی اور ... کے دورے کئے اور ۶۰ میل کا سفر طے کیا۔ پینگاڈی کانفرنس جس کا اوپر ذکر ہوا ہے کا سارا انتظام مولوی صاحب کے ہی سپرد تھا۔ کیونکہ وہ کانفرنس کمیٹی کے صدر تھے۔ اور انہوں نے بطریق احسن اسے سرانجام دیا۔ انہوں نے ... لٹریچر ... تقسیم کیا۔ ۱۷ افراد سے ملاقاتیں کر کے احمدیت کا پیغام پہنچایا اور بعض تاجروں کو تبلیغ کی۔ اس کے علاوہ ... ستیا دوتھی جو کنانور سے ماہوار شائع ہوتا ہے کے مضامین کو ترتیب دینے ... کا کام کرتے رہے۔

مولوی احمد رشید صاحب مبلغ کرناگاپلی ... کو چین ... عرصہ چار ماہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دوست ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں بہت کام کرنے والے مخلص مبلغ ہیں۔ (باقی)

یہ کم از کم مظاہرہ ایمان ہے
کہ
جماعت کا ہر فرد وصیت کرے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں:۔

"کہ اگر جماعت حقیقی قربانی کرنے پر تیار ہو جائے تو ایک سال کیا ایک مہینہ ہی میں عظیم الشان ترقی حاصل ہو سکتی ہے لیکن بات یہ ہے کہ جماعت میں کچھ نہ کچھ کمزور طبائع ہیں جو مضبوط طبائع کے لئے پتھر بن جاتی ہیں اور انہیں آگے بڑھنے نہیں دیتیں۔ اور کچھ طاقتور ہوتے ہیں۔ جو اپنے کمزور بھائیوں کی طرف نگاہ رکھتے ہیں۔ جب انہوں نے کم قربانی کی امید رکھی جاتی ہے۔ گویا دوسروں کی نقل کے شوق میں وہ اپنے ایمان کو کم کر رہے ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ترقی کی رفتار کم ہے"

" جب زیادتی کی ضرورت ہو اور دین کا کام ہو۔ اور عقل فیصلہ کرتی ہو۔ کہ اب زیادتی ہونی چاہیئے تو اس وقت کوئی زیادتی جماعت کو کچل نہیں سکتی۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے۔ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا اللہ تعالیٰ [illegible] فرماتا ہے کہ ہم اپنی جماعت پر اتنا ہی بوجھ لادا کرتے ہیں جتنے بوجھ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اب اگر کسی وقت ثابت ہو جائے کہ دین کو روپیہ کی ضرورت ہے اور اس ضرورت کو پورا کرنا مذہبا اور عقلاً سخت ضروری ہے۔ تو لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا کے مطابق ہمیں ماننا پڑے گا کہ ہم میں اس بوجھ کو برداشت کرنے کی طاقت ہے۔ ورنہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون باطل ہو جائے گا اور کہنا پڑے گا کہ ہم میں بوجھ اٹھانے کی طاقت تو نہ تھی۔ لیکن بلا وجہ ہم پر بوجھ ڈال دیا گیا۔

پس جب دینی ضرورتوں کا سوال آئے تو ہمیں دیکھنا پڑے گا کہ ہم اس بوجھ کے اٹھانے پر مجبور ہیں یا نہیں۔ اگر معلوم ہو کہ وہ بوجھ لابدی ہے۔ اور اگر اس کو نہ اٹھایا گیا۔ تو اس میں دین کی ہتک ہو گی۔ تو ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ خواہ ہمیں سمجھ آئے یا نہ آئے۔ ہم میں اس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت ہے"

پھر حضور فرماتے ہیں:۔ "جہاں تک ایمان کامل کا سوال ہے اس میں کسی نسبت یا غیر نسبت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مومن کی طرف سے شرطیں نہیں ہوا کرتیں۔ مومن کی طرف سے حد بندیاں نہیں ہوا کرتیں۔ یہ سب چیزیں ایمان کی کمزوری تک ہی ہیں ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ " جو لوگ اس مقام پر نہ پہونچ سکیں۔ ان کے لئے کم سے کم ایمان کا مظاہرہ یہ ہو گا کہ وہ وصیت کر دیں۔ کوئی مرد، کوئی عورت اور کوئی بالغ بچہ ایسا نہ رہے۔ جس نے وصیت نہ کی ہو۔ تا دنیا کو معلوم ہو جائے۔ کہ تم میں حقیقی ایمان پایا جاتا ہے"

سیکرٹریان مال اور دیگر عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ حضور کے مندرجہ بالا ارشادات جماعت کے ہر فرد تک پہنچاتے ہوئے وصیت کی تحریک کریں گے۔ اور اپنی اپنی جماعت کے سست اور بقایا دار احباب کی اصلاح کے لئے موثر قدم اٹھا کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ سلسلہ کی ضروریات اس بات کی متقاضی ہیں کہ جماعت کا ہر فرد پورے طور پر اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھائے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

منظوری عہدیداران

مندرجہ ذیل جماعتوں کے عہدیداران کی منظوری بہ تفصیل ذیل دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ عہدیداران کو زیادہ سے زیادہ خدمات دینیہ کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین (ناظر اعلیٰ قادیان)

۱۔ جماعت احمدیہ کلکتہ

۱۔ امیر جماعت۔ محمد شمس الدین صاحب ۵ ٹینو ٹنگرا روڈ کلکتہ ۱۵

۲۔ سیکرٹری مال محمد احمد صاحب غزنوی۔ مینار لیدر کمپنی ۲ نیشنگ سٹریٹ کلکتہ ۱

۳۔ محاسب۔ سید کریم بخش صاحب ۲۰ میر علی سنٹلی اسٹریٹ کلکتہ ۲۷

۴۔ آڈیٹر۔ میاں محمد شفیع صاحب دہرہ ناز کارڈ بورڈ بکس کمپنی ۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱

۵۔ امین میاں محمد عمر صاحب بھگل $\frac{31}{102}$ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱

۶۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت شیخ احمد صاحب مالا باری ۶۶ کولوٹولہ اسٹریٹ کلکتہ ۱

۷۔ سیکرٹری جائداد سید بشیر الرحمٰن صاحب بھارت ربر انڈسٹریز ۲ امینیل گارڈن ہین کلکتہ ۱۵

۸۔ سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔ میاں محمد عمر صاحب بھگل $\frac{31}{102}$ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱

۹۔ سیکرٹری تحریک جدید۔ سید بدر الدین احمد صاحب ۲۰۵ پارک اسٹریٹ کلکتہ ۱۷

۱۰۔ سیکرٹری تبلیغ۔ محمد شمس الدین صاحب۔ ۵ ٹینو ٹنگرا روڈ کلکتہ ۱۵

۱۱۔ سیکرٹری ضیافت میاں محمد حسین صاحب۔ ۵۰ اوپر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ (ملحقہ چیت پور)

" " سید بدر الدین احمد صاحب۔ ۲۰۵ پارک اسٹریٹ کلکتہ ۱۷ (ملحقہ پارک سرکس)

۱۲۔ امام الصلوٰۃ سید بدر الدین احمد صاحب ۲۰۵ پارک اسٹریٹ کلکتہ ۱۷

نوٹ ۱۔ بانسرا کے احمدی افراد جماعت کلکتہ میں شامل ہوں گے۔

نوٹ ۲۔ جماعت احمدیہ کلکتہ کے بقایا دار عہدیداران کی چھ ماہ کی مشروط منظوری دی گئی ہے۔ چھ ماہ بعد ان کے معاملہ پر بقایا ادا نہ کرنے کی صورت میں غور کیا جائے گا

۲۔ جماعت احمدیہ چک ایبرج ڈاکخانہ یاڑی پورہ

۱۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ منشی رحمت اللہ خان چک ایبرج ڈاکخانہ یاڑی پورہ کشمیر۔

نوٹ۔ منشی احمد اللہ صاحب کی علالت کی وجہ سے دوبارہ ان کا انتخاب ہوا۔

۳۔ ٹیلی چری علاقہ مالابار۔

ٹیلی چری کے احمدی افراد کو جماعت احمدیہ کنانور میں شامل کیا جاتا ہے۔

۴۔ جماعت احمدیہ کرناگاپلی۔ ٹراونکور۔ ساؤتھ انڈیا

۱۔ پریذیڈنٹ۔ اے محمد صالح صاحب

۲۔ وائس پریذیڈنٹ۔ ایم محی الدین کنجو صاحب

۳۔ جنرل سیکرٹری۔ کے محمد کنجو صاحب بی۔ اے

۴۔ سیکرٹری تبلیغ۔ اے عبد الوہاب صاحب ایم۔ اے

۵۔ سیکرٹری مال۔ آئی۔ محمد کنجو صاحب

۶۔ سیکرٹری تعلیم۔ ایم عبد الرحمٰن صاحب

۷۔ سیکرٹری ضیافت۔ ایم عبد الرحمٰن صاحب

۸۔ آڈیٹر۔ محمد شمس الدین صاحب

معرفت احمدیہ مسلم مشن کرناگاپلی۔ ٹی۔ سی ساؤتھ جنوبی ہند۔

نوٹ:۔ بقایا دار عہدیداران کی منظوری چھ ماہ کے لئے مشروط دی جاتی ہے۔ بقایا ادا نہ کرنے کی صورت میں چھ ماہ بعد ایسے عہدیداران کے معاملہ پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۲ $\frac{6}{56}$ ناظر اعلیٰ قادیان

ایک صحابی درویش کی وفات

یہ خبر رنج کے ساتھ سنی جائیگی کہ مکرم بابا لبھاگ صاحب امرتسری ولد میاں جیوا صاحب بعمر تقریباً ایک سو سال ۸؍ جون کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد عصر جنازہ گاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (واقع بڑا باغ) میں مکرم و محترم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی نے کثیر التعداد سمیت ان کے جنازہ کی نماز ادا کی اور بوجہ موصی ہونے کے مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دیگر درویشوں کی قبور کے قریب دفن کیا گیا۔

میرے دریافت کرنے پر آپ نے مجھے ۱۹۴۷ء میں بتایا تھا کہ مرحوم راجپوت جنڈیال قوم سے تعلق رکھتے تھے اصل باشندہ موضع نگرام ڈاکخانہ کھریاں (ضلع ہوشیارپور) کے تھے۔ ۱۹۰۶ء میں جب آپ نے وصیت کی تھی تو آپ اس وقت ہجرت کر کے قادیان آ چکے تھے۔ کرم الدین سکنہ بھیں کے مقدمہ سے قبل آپ نے بذریعہ خط بیعت کی تھی۔ اور ۱۹۰۴ء میں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لاہور تشریف لے جا رہے تھے تو مرحوم کو امرتسر سٹیشن پر دستی بیعت کرنے کا موقعہ ملا۔

مرحوم تقسیم ملک کے وقت سے ہی قادیان میں بطور درویش مقیم تھے۔ سخت بڑھاپے کے باعث بہت کمزور تھے۔ اور ہمیشہ ایک نہ ایک درویش ان کو کھانا پہنچانے اور دیگر ضروریات کے بہم پہنچانے کیلئے مقرر رہتے تھے مجھے جب بھی ان کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملا ہمیشہ آپ اس امر کا تمنی پایا کہ احباب دعا کریں کہ آپ کا خاتمہ بالخیر ہو۔ الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ خواہش اپنے فضل سے پوری کر دی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انکے درجات بلند فرمائے اور انکے اقارب کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔ مرحوم کا ایک لڑکا غیر احمدی ہے جس سے احمدیت کیوجہ سے مرحوم کا [illegible]

تبادلہ مبلغین

مولوی فضل الدین صاحب مبلغ حیدر آباد دکن کو تبدیل کر کے موسیٰ بنی مائینز (بہار) بھجوایا گیا ہے۔ وہاں ان کا پتہ یہ ہوگا۔ احمدیہ لائنز۔ موسیٰ بنی مائینز ضلع سنگھ بھوم بہار۔

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

اعلان

جن جماعتوں نے تا حال نئے انتخابات کرا کر کاغذات مرکز میں نہیں بھیجے وہ جلد از جلد حسب قواعد انتخاب کرا کر ارسال فرمائیں تاکہ منظوری دی جا سکے۔ قواعد انتخاب اخبار $\frac{1}{56}$ ۱۲ میں شائع ہو چکے ہیں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

افغانستان میں زلزلوں سے چھ سو ہلاک ہزاروں زخمی

کابل کے مضافات میں ہزاروں عمارتیں تباہ

آل انڈیا ریڈیو کی اطلاع کے مطابق گذشتہ اتوار پیر کے روز کابل و مضافات میں جو خوفناک زلزلے آئے تھے۔ ان سے چھ سو افراد ہلاک یا لاپتہ ہو گئے ہیں اور ہزاروں اشخاص مجروح ہو گئے ہیں۔

اس اطلاع کے مطابق کابل اور مضافاتی بستیوں میں ہزاروں عمارتیں تباہ ہو گئی ہیں۔ بہت سے دریاؤں کی گزرگاہیں تبدیل ہو گئی ہیں کئی ندیاں اور نالے ناپید ہو گئے ہیں۔ اور بہت سے نئے دریا نمودار ہو گئے ہیں۔

ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے محکمہ موسمیات کے حوالہ سے اطلاع دی ہے۔ کہ کوئٹہ کی رصدگاہ میں آلہ زلزلہ پیما نے زلزلے کے جو جھٹکے محسوس کئے۔ ان کا دائرہ اثر سیکڑوں مربع میل رقبہ تھا۔ اس علاقہ میں ڈیڑھ سو مربع میل میں شدید نوعیت کا زلزلہ آیا تھا۔ اور یہ زلزلہ کوئٹہ کے ۱۹۳۵ء کے زلزلہ سے چھ گنا تباہ کن تھا۔ زلزلہ کی شدت ۱۲ درجے بیان کی جاتی ہے۔ سب سے زیادہ شدت کا زلزلہ اتوار کی رات کو آیا۔ جس کے زبردست جھٹکے دو منٹ تک محسوس کئے جاتے رہے۔

معلوم ہوا ہے کہ افغانستان کے صوبہ بدخشاں اور شمال مشرقی حصہ میں شدید برف باری کے باعث ذرائع مواصلات مسدود ہو گئے ہیں۔ زلزلہ کے شدید جھٹکے بھی مواصلات کے نظام پر بری طرح اثر انداز ہوئے ہیں۔ کابل اور دوسرے کئی شہروں کے درمیان ٹیلیفون کا سلسلہ منقطع ہو چکا ہے۔

واضح رہے کہ پرسوں یہ اطلاع منظر عام پر آئی تھی کہ زلزلہ سے صرف چھ افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ دیروزہ اطلاع کے مطابق ہلاک شدگان کی تعداد نو تھی۔ آل انڈیا ریڈیو نے متذکرہ اطلاع دی ہے۔ کل اور پرسوں کابل ریڈیو کا نشری پروگرام بھی ابھی شروع نہیں کیا جا سکا۔ اور اس میں گڑبڑ ہوتی رہی۔

یونائیٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق زلزلوں کا مرکز کابل سے ۱۰۰ میل شمال مغرب کی جانب تھا۔ اور ۱۰ جون کو اس علاقہ میں زلزلہ کے جو جھٹکے محسوس کئے گئے تھے وہ ۱۹۳۵ء کے زلزلہ کوئٹہ سے ۳۰ گنا شدید تھے۔

صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر کا عزم امریکہ

ربوہ ۱۵ جون۔ صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے آج صبح امریکہ یورپ اور بلاد عربیہ کے سفر کیلئے کراچی روانہ ہو گئے۔ آپ امریکہ میں ہارورڈ یونیورسٹی کی خاص دعوت پر بین الاقوامی سیمینار میں شمولیت فرمائیں گے۔ مذاکرہ علمیہ کے اس عالمی اجتماع میں جو ۲ جولائی سے ۲۲ اگست تک جاری رہے گا مشرق و مغرب کے چالیس اصحاب علم کو مدعو کیا گیا ہے جن میں ایک آپ بھی ہیں۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ آپ نے سالہا سال کی محنت کے بعد مسند احمد بن حنبل کی ترتیب کا کام مکمل کر کے علمی لحاظ سے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے ہارورڈ یونیورسٹی نے اس کے اعتراف کے طور پر ہی آپ کو سیمینار میں شمولیت کے لئے مدعو کیا ہے۔

سرکاری اطلاع

(از محکمہ تعلقات عامہ۔ پنجاب)

چنڈی گڑھ ۱۴ جون۔ حکومت پنجاب نے ہندی اور پنجابی میں اعلیٰ قابلیت حاصل کرنے والے سرکاری ملازمین کو انعامات دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

ہر ایک زبان کے لئے انعام کی رقم یکمشت مبلغ ۲۰۰/- روپیہ ہوگی۔

کوئی بھی سرکاری ملازم جو پنجاب یونیورسٹی سے دگور مکھی پیسی) یا پربھاکر (دیوناگری لپسی) کا امتحان ۷۵ فی صدی یا اس سے زائد نمبر لے کر پاس کرے گا ان انعاموں کے لئے اہل ہوگا۔

(محکمہ تعلقات عامہ)

مندرجہ ذیل احباب کی قیمت اخبار بدر ماہ جون میں ختم ہو چکی ہے

نمبر ۱۰۵۶ مکرمی محمد عمر صاحب محمد بشیر صاحب بھنگل کالکانہ ۲۸ جون ۱۹۵۶ء
نمبر ۱۰۰۷ ,, محمد عبداللہ صاحب جی۔ ایس۔ سی حیدرآباد دکن ۲۸ ,,
نمبر ۱۱۰۲ مکرمہ مسز صاحبہ محمد سلطان صاحب (کشمیر) ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۱۲۸ میجر ایل اے بشیری عدن ... ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۲۳۷ مکرم سید وزارت حسین صاحب مونگھیر (بہار) ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۲۴۲ ,, ماسٹر غلام محمد صاحب شوپیان (کشمیر) ۲۰ ,, ,,
نمبر ۱۱۸۹ ,, شفیع احمد صاحب کلکتہ ... ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۰۴۲ ,, منشی قمر الدین صاحب اچولی میرٹھ ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۲۰ ,, خواجہ حبیب اللہ صاحب سرینگر کشمیر ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۲۱ ,, انوار محمد صاحب رانڈ (یوپی) ... ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۲۲ ,, اعجاز حسین صاحب وڈعصان (دکن) ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۲۳ ,, پروفیسر سید شکیل احمد صاحب ایم۔ اے گیا ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۲۴ ,, اظہر بیگ صاحب کشن گنج ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۲۶ ,, مولوی غلام احمد صاحب فرخ سکھر سندھ ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۲۶ مکرمی چوہدری سلطان علی صاحب گنبتانہ ۲۸ جون ۱۹۵۶ء
نمبر ۱۴۲۷ ,, حکیم مولوی نظام الدین صاحب شاہدرہ لاہور ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۲۹ ,, ڈاکٹر نذیر احمد صاحب ننکانہ ۔ ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۳۳ ,, میاں مقبول احمد محمد داؤد احمد صاحب ... ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۸۱ ,, سید حمید الدین احمد صاحب جمشید پور ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۹۳ ,, ٹیپو اینڈ ہیپو بھرت پور ... ۲۸ ,,
نمبر ۱۱۱۰ ,, بابو محمد یوسف صاحب جموں ... ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۰۳۰ ,, شیخ علی صاحب خیاط ظہیر آباد ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۲۲۵ ,, عبدالحی صاحب ادرین ۲۸ ,,
نمبر ۱۴۰۹ ,, سید محمد سلیمان صاحب جمشید پور ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۴۸۱ ,, محمد تقی صاحب بی اے بی ٹی لاہور ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۲۷۳ ,, ایس کے اے ستار صاحب کوٹ پلہ ۲۸ ,, ,,
نمبر ۱۲۵۴ ,, محمد شفیق صاحب شولاپور ... ۲۸ ,, ,,
,, ڈاکٹر لال محمد صاحب بہاولپور ... ۲۸ ,, ,,

(منیجر)

ضرورت رشتہ

۱۔ میری ایک مخلص لڑکی عمر ۱۷ سال ہائی سکول پاس ہر طرح کے کام کاج میں صلاحیت رکھتی ہے کے لئے ایک مخلص اور مناسب رشتہ کی ضرورت ہے۔

۲۔ میرا ایک مخلص لڑکا عمر ۲۲ سال محکمہ بجلی میں سپروائزر تنخواہ ۱۵۰ روپیہ ماہوار ترقی کی امید ہے کے لئے مناسب اور مخلص رشتہ کی ضرورت ہے یوپی اور بہار کے رشتوں کو ترجیح دی جائیگی مزید معلومات کے لئے خاکسار سے خط و کتابت کریں۔ خاکسار ایم رفیع اللہ صاحب ہیڈ کلرک حال فیض آباد یو۔ پی